السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی زانی شرعی سزا کے بغیر توبہ کرے تو کیا اس طرح گناہ کی تلافی ہوجاتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ گناہ دوطرح کے ہوتے ہیں، صغائر اور کبائر، صغیرہ گناہوں کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جارہا ہے تو ہم تمہاری چھوٹی چھوٹی برائیوں کو تمہارے حساب سے ساقط کردیں گے۔‘‘ [۴/النسآء: ۳۱]

اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرنے سے چھوٹے موٹے گناہ خودبخود معاف ہوجاتے ہیں۔ احادیث میں ہے کہ وضو کرنے اور نماز پڑھنے سے بھی ایسے گناہوں کی تلافی ہوجاتی ہے، البتہ کبیرہ گناہوں کا معاملہ ان سے ذرا مختلف ہے۔ ان میں سے بعض کا تعلق حقوق اللہ سے ہوتا ہے، ایسے گناہ تو سچی توبہ سے معاف ہوجاتے ہیں اور بعض کبیرہ گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کے ارتکاب پر حد جاری ہوجاتی ہے، ان کی پھر دو اقسام ہیں:

پہلی یہ کہ ان کا تعلق حقوق العباد سے بھی ہوتا ہے، جیسے چوری وغیرہ ایسی صورت میں حد کے ساتھ جو مال چرایا ہے اسے بھی واپس کرنا ہوگا۔

دوسری قسم یہ ہے کہ ان کا تعلق بندوں کے حقوق سے نہیں ہوتا، جیسے شراب پینا ایسے گناہوں کے ارتکاب پر حد کا اجرا ضروری ہوتا ہے۔ اور یہ حد ہی اس گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے۔ اگر حد کے نفاذ کا موقع نہیں دیا جاتا تو معاملہ اللہ کے سپرد ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’جس شخص نے ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جس پر حد ضروری ہے اور اس پر حد جاری کردی گئی تو یہی اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ بصورت دیگر معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔‘‘ [ابن ماجہ کتاب الحدود، ۲۶۰۳]

چونکہ ہمارے ملک کی سزائیں غیر شرعی ہیں اور حد کا متبادل نہیں ہیں، اس لئے مروجہ سزا لینے کے بعد بھی اسے توبہ کرتے رہنا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مواخذہ سے محفوظ رہے۔ صورت مسئولہ میں زانی کو سزا لینا ہوگی، اگر اس کے بغیر صرف توبہ پر اکتفا کرتا ہے تو معاملہ اللہ کے سپرد ہے چاہے تو معاف کردے اور چاہے تو مواخذہ کرے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:410